بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے افضل العلماء ڈاکٹر عبدالحق بھی پچھلے دنوں ستاون ۵۷ برس کی عمر میں راہی ملک بقا ہو گئے۔ شمالی ہند کے عوام میں تو کم ہی لوگ ہوں گے جو مرحوم کو جانتے ہوں۔ البتہ جنوبی ہند میں ایک ایک بچہ اُن سے واقف تھا اور مسلمان تو اُن پر جان چھڑکتے تھے۔ وہ جنوبی ہند کے "سرسید" کہلاتے تھے۔ کیوں کہ انھوں نے مسلمان لڑکیوں اور لڑکوں کے سات اسکول اور کالج مدراس میں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ علوم قدیمہ و جدیدہ دونوں کے مبصر عالم تھے۔ پہلے کانپور کے ایک مدرسہ میں درس نظامی کی باقاعدہ تکمیل کی اور اس کے بعد انگریزی کے امتحانات کی طرف متوجہ ہوئے تو آکسفرڈ یونیورسٹی سے ڈی فل کر کے ہی دم لیا۔ واپسی پر پہلے محمڈن کالج مدراس کے پروفیسر عربی اور پھر پرنسپل مقرر ہوئے اس کے بعد مدراس کے گورنمنٹ پریسیڈنسی کالج کے پرنسپل ہوئے۔ یہاں سے پنشن لینے کے بعد مدراس کے پبلک سروس کمیشن کے ممبر اور آخر میں صدر بھی ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو علمی اور عملی دونوں قسم کے کمالات سے نوازا تھا علوم قدیمہ و جدیدہ کے نامور فاضل ہونے کے ساتھ صورۃً و سیرۃً نہایت راسخ العقیدہ مسلمان اور سچ مچ ایک مومن قانت تھے نہایت جری اور دبنگ تھے حق بات کے کہنے اور کرنے میں کسی کی ذرا پروا نہیں کرتے تھے۔ برہان کے شروع سے خریدار اور ندوۃ المصنفین کے بڑے قدر دان تھے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے کچھ دنوں پرو وائس چانسلر بھی رہے تھے۔ انھیں دنوں میں کلکتہ یونیورسٹی کی ایک ضرورت سے کلکتہ تشریف لائے تو دیرینہ تعلق کے پاس خاطر سے غریب خانہ کو بھی شرف قدم سے نوازا۔ ملاقات ہوئی اور شرف ہم طعامی بھی حاصل ہوا۔ اس کے بعد مرحوم نے علی گڈھ میں مسلمان طلباء کے حقوق کے تحفظ کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے تھے وہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ سنانے شروع کئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ یہ روئداد سنتے سنتے بے ساختہ میری زبان سے نکلا کہ "تو بس ڈاکٹر صاحب! آپ گئے اب علی گڈھ